باب۔۲۳

طلاق

قرآن: **الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔**

طلاق (صرف) دو بار ہے، پھر دستور کے مطابق اپنی بیوی کو زوجیت میں باقی رکھے یا حُسن و خوبی سے چھوڑ دے، (البقرۃ:۲۲۹)۔

فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ۔

اگر شوہر نے اس عورت کو پھر [تیسری بار] طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت ہرگز حلال نہ ہوگی، [نہ اس سے نکاح ہو سکے گا] یہاں تک کہ وہ عورت کسی اور شوہر سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ دوسرا شوہر بھی اسے طلاق دے دے تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ رجوع کریں [نئے سرے سے نکاح کر لیں]، بشرطیہ کہ دونوں کو یقین ہو کہ وہ حدود الٰہی کی پابندی کریں گے، (البقرۃ:۲۳۰)۔

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً۔

اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو، (النساء:۴)۔

حدیث: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے اُن خیالات کو معاف کر دیا جو ان کے دلوں میں پیدا ہوں، جب تک کہ وہ اس کے مطابق عمل نہ کریں یا کلام نہ کریں۔ (چناں چہ) قتادہؒ نے کہا کہ کوئی شخص اپنے دل میں طلاق دے دے تو وہ کچھ نہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۹۱۴)۔

ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو آنحضرتؐ نے انھیں حکم دیا کہ رجوع کر لے، پھر اس کے پاک ہونے تک اسے روکے رکھ، پھر اسے دوسرا حیض آ جائے اور اس سے بھی وہ پاک ہو جائے، اور اگر پھر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے لیکن صحبت سے پہلے۔ یہی وہ مدت ہے جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ بعد میں ابن عمرؓ نے اس بات کا بھی اضافہ کیا کہ جب تو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ تجھ پر حرام ہے یہاں تک وہ دوسرے شوہر سے نکاح کر لے۔۔۔ نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ کاش تو عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیتا۔ راویان: نافعؒ اور یونس بن جبیرؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۹۶۹، ۴۹۷۰)۔

Siddiqui Publications

معقل بن یسارؓ کی بہن، جس شخص کے نکاح میں تھی اس نے انھیں (صرف) ایک طلاق دی۔ وہ اُس سے علاحدہ رہا یہاں تک کہ عدت کے دن بھی گذر گئے۔ پھر اس نے دوبارہ نکاح کا پیغام بھیجا۔ معقلؓ اس بات کے لیے بالکل بھی راضی نہ ہوئے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ [اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ ختم مدت کو پہنچیں تو تم ان کو نہ روکو کہ اپنے شوہر سے نکاح کرلیں، بہ شرط یہ کہ ان میں باہمی رضامندی ہو، (البقرۃ:۲۳۲)۔ حضورؐ نے معقلؓ کو بلوایا اور یہ آیت پڑھی۔ اس کے بعد وہ اپنی ضد سے باز آگئے اور اللہ کے حکم کے تابع ہوگئے۔ راوی: حسنؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۹۶۷، ۴۹۶۸)۔

رفاع قرظیؓ کی بیوی آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچی اور عرض کیا کہ ”اے نبی مکرمؐ! رفاع نے مجھے طلاق دے دی اور طلاقِ بتہ (یعنی پختہ) دی۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا لیکن وہ نامرد نکلا“۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شاید تُو پھر سے رفاع کے پاس جانا چاہتی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ [یعنی تیرا دوسرا شوہر] تجھ سے اور تُو اس سے لطف اندوز نہ ہو لیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۹۰۶)۔

نبی مکرمؐ کے پاس عویمر نامی ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے پوچھا کہ بتایئے کہ ایک شخص کسی آدمی کو اس کی بیوی سے زنا کرتے ہوئے دیکھ لے تو کیا کرے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، اس کے لیے اللہ نے آیت نازل فرمائی ہے، وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ۔۔۔ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، [یعنی، جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اس کا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے ایک شخص کا دیکھنا چار اشخاص کے برابر ہے، (وہ ۴ بار کہے) خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ میں سچا ہوں، (النّور:۶)]۔ پھر آیت، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، [یعنی، اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو، (النّور:۷)] کے تحت آنحضرتؐ نے عویمر کو لعان کا حکم دیا۔ چناں چہ پہلے اُس نے لعنت بھیجی اور پھر عورت کو اپنی خواہش پر طلاق بھی دی۔۔۔ تاہم حضورؐ نے فرمایا، بچے کی پیدائش کے بعد یہ ضرور دیکھو کہ وہ عویمر سے مشابہ ہے یا نہیں۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اس میں عویمر کی شباہت نہ ملی، چناں چہ اس بچے کو اس کی ماں سے منسوب کیا گیا۔ اور اس کی میراث اسے قرآن کریم کے حکم کے مطابق ملی۔ راویان: سہل بن سعدؓ، ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۴۰۶ تا ۴۴۰۹)۔

اہم فقہی پہلو:

طلاق کی تین قسمیں ہیں:

(الف) طلاقِ رجعی : ایسی طلاق جس میں بغیر نکاحِ جدید کے میاں اپنی بیوی کو رجوع کر سکتا ہے ، طلاقِ رجعی کہلاتی ہے۔ یہ صرف دو مرتبہ ہو سکتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

(ب)طلاقِ بائن :ایسی طلاق جس میں میاں بیوی ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں لیکن اگر پھر ملنا چاہیں تو اس کے لیے نکاحِ جدید اور مہرِ جدید کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ " طلاقِ بائن " کہلاتی ہے۔ اس طلاق کے الفاظ میں شدت و قوت ہوتی ہے۔ مثلاً تم اپنے میکے چلی جاؤ، آج سے تمھاری مہار تمھاری گردن پر، یا جدا کر دینے والی طلاق، یا پہاڑ برابر طلاق، کے الفاظ۔

(ج) طلاقِ مغلظہ : تیسری طلاق ، طلاقِ مغلظہ ہوتی ہے جس کے بعد عورت بالکل آزاد ہو جاتی ہے۔ اگر مرد اس سے دوبارہ نکاح کرنا بھی چاہے تو ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں !عورت اگر کسی اور مرد سے نکاح کر لے اور وہ مرد اسے طلاق بھی دے دے تو پھر پہلے مرد سے بالکل نئے سرے سے سلسلۂ ازدواج شروع کیا جا سکتا ہے۔

متفرق:

(۱)طلاق دینا جائز ہے، مگر ٹھوس وجوہات کے بغیر ممنوع ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ " تمام حلال چیزوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے "،[سنن ابوداؤد]۔

(۲) حیض کی حالت میں طلاق دینا ممنوع ہے۔ اگر کسی نے ایسی حالت میں طلاق دی تو اسے اپنی بیوی سے ایک بار رجوع کرنا ضروری ہو گا۔ طلاق صرف طُہر کی حالت میں ہی دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ شرط یہ بھی ہے کہ اس طُہر کے دوران شوہر بیوی سے کبھی جماع نہ کرے۔ ورنہ اسے پھر دوسرے طُہر کا انتظار کرنا ہو گا۔ ایسی طلاق، طلاقِ بدعی کہلاتی ہے۔

(۳)طلاق دینے کا درست طریقہ یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو بغیر جماع کیے اسے ایک طلاق دے۔ پھر اسے عدت گزرنے تک رجوع کا اختیار ہو گا۔ اور وہ اسی عورت سے نکاح کی تجدید کر سکتا ہے۔ اگر اس کی نیت تین طلاقوں کی تھی تو جب عورت اپنے دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو شوہر اسے دوسری طلاق دے۔ اور پھر جب عورت تیسرے حیض سے پاک ہو جائے تو شوہر تیسری طلاق دے۔ ایسی طلاق، طلاقِ حسن کہلاتی ہے۔

Siddiqui Publications

(۴)طلاق دینے کا دوسرا درست طریقہ وہ ہے جو اوپر بیان کی گئی صحیح بخاری کی حدیث ۴۹۶۹، ۴۹۷۰ میں مذکور ہے، دیکھیں صفحہ ٦۳۔ ایسی طلاق، طلاقِ احسن کہلاتی ہے۔

(۵)زبان سے طلاق کے الفاظ کہے بغیر طلاق نہیں ہوتی۔ طلاق کے لیے صریح الفاظ یہ ہیں: میں نے تجھے طلاق دی، تجھے طلاق ہے، میں نے تجھے چھوڑا، تُو مطلقہ ہے، یا اے مطلقہ وغیرہ۔ ایسے صریح الفاظ کے ادا کرنے سے طلاق واقع ہو جائے گی، اگرچہ طلاق کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

(٦) شوہر "طلاق" کا لفظ ایک بار ادا کرے یا کہے "طلاق، طلاق، طلاق"، دونوں صورتوں میں ایک طلاق واقع ہو گی۔ یہ طلاقِ رجعی ہے۔

(۷)شوہر کی طرف سے اگرچہ طلاق کے لیے واضح الفاظ نہ ادا کیے جائیں لیکن نیت میں طلاق دینا تھا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ کنایۃً کہے جانے والے الفاظ کی مثالیں ہیں: گھر خالی کر، تو مجھ سے جدا ہے، منہ کالا کر، اپنا بستر باندھ، جہنم میں جا، تیری گلو خلاصی ہوئی وغیرہ۔ یہ طلاقِ بائن ہے۔

(۸)اور اگر شوہر واضح طور پر کہے "تجھے تین طلاقیں" دیں، تو پھر یہ تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ یہ طلاقِ مغلظہ ہے۔

(۹)عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ "مجھے تین طلاقیں دے دے" اور شوہر نے جواب میں کہا کہ "دے دیں" تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ لیکن اس کا جواب ہوا کہ "میں نے طلاق دی" تو پھر یہ ایک طلاق شمار ہو گی۔

(۱۰)غصے کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(۱۱)حیض کی حالت میں طلاق دینا ممنوع ہے لیکن کسی نے ایسا کیا تو اس کی ایک طلاق شمار ہو جائے گی۔

(۱۲)اگر شوہر نے تین طلاقیں دے دیں تو یہ طلاقِ مغلظہ ہو جائے گی، جس کے بعد اسے اس عورت سے دوبارہ نکاح کرنا ممکن نہ ہو گا، اُس وقت تک جب تک کہ وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لے، اس سے جماع کرے اور پھر کسی وجہ سے اسے وہاں سے طلاق ہو جائے، اور اس کے بعد عورت اگر اپنے پہلے شوہر سے دوسرا نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔[دیکھیں سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۳۰]۔۔۔ لیکن اگر یہ عمل پہلے شوہر کے لیے حلال ہونے کی غرض سے عمداً کیا جائے تو اسے حلالہ کہا جاتا ہے، اور یہ جائز نہیں۔

Siddiqui Publications